QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

سعید حویٰ کا نظریہ وحدت موضوعی: تنقیدی جائزہ

A Critical Examination of Saeed Hawwa's Concept of Thematic Unity in Qu'ran

Dr. Muhammad Zakir Hashmi
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, Government Islamia Graduate College
Sargodha Road Faisalabad. Email: Zakirsb7867@gmail.com
Dr. Faryal Umbreen
In charge, Dawah Centre for Women, Dawah Academy, IIUI, Islamabad.
Email: faryal.umbreen@iiu.edu.pk
Raheela Imtiaz
Doctoral Candidate, Faculty of Usul ud-Din, IIUI, Islamabad.
Email: raheelaimtiaz.853@gmail.com

Saeed Hawwa made a significant contribution to the field of Quranic studies in the 20th century by developing a comprehensive theory of Quranic coherence. He applied in his eleven-volume commentary, Tafsir al-Asas fi al-Tafseer. This article provides a critical analysis of Hawwa's theory and its application, presenting the following findings .Sheikh Hawwa divided the entire Quran into 144 parts based on lexical and semantic coherence within these parts:

Fatiha: 1 group, 24 subgroups

Baqara: 11 groups, 24 chapters in groups

Categories: 4, 112 chapters in groups.

He also used the beginnings of surahs and the number of verses to define these categories and the unity within them, which is not a strong foundation. Moreover, he does not always explain complete unity within each part, and he explains the unity of the parts of a surah with the central theme of Baqara, but he sometimes explains the unity of the four categories and their twenty-four groups and sometimes omits it. However, he has explained the unity in the entire Quran, although the arguments and foundations are not always convincing.

Keywords: Thematic Unity in Quran, Al-Asas fi al-Tafseer, Categories, Analysis, Lexical, Semantic.

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor
اشاریہ اردو جرائد
Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تمہید:

علمائے اسلام نے قرآن کریم کے دیگر پہلوؤں کی طرح نظم ومناسبت پر بھی خاصی توجہ دی اور اپنی گہری نظر اور بصیرت سے اس پر حکم لگایا۔علوم القرآن کی وہ انواع جن کا تعلق وحی وتوقیف پر ہے ان میں کوئی اختلاف سامنے نہیں آیا مگر قرآنِ کریم کی جو جہات اجتہادی نوعیت کی تھیں ان میں مختلف نظریات سامنے آئے نظم ومناسبت کا تعلق بھی چونکہ اجتہاد سے تھا اس لئے اس میں بھی مختلف نظریے سامنے آئے اور بالخصوص جن مفسرین نے یہ کام محض تفکر وتدبر کی بنیاد پر کیا وہ نئی راہوں پر چل نکلے سعید حویٰ بھی ایسے علماء میں سے ایک ہیں۔

نظریہ کی بنیاد

بچپن میں انہوں نے غور کیا کہ سورۃ آل عمران کی ابتداء انتہا "الٓم" اور "تفلحون" ہے جبکہ بقرۃ کی ابتداء "الٓم" پر اور پہلی پانچ آیات "تفلحون" پر ختم ہوتی ہیں اب ایک مفروضہ ان کے ہاتھ آگیا جس پر غور کرتے کرتے وہ "والناس" تک جا پہنچے اور انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ پورا قرآن کریم بقرۃ کی تفصیل اور بقرۃ محورِ قرآن کریم ہے۔

موضوعی وحدت کے ارکان

شیخ کا نظریہ درج ذیل ارکان پر مشتمل ہے:

۱۔فاتحہ قرآنِ کریم کا مقدمہ اور اجمال ہے۔

۲۔بقرۃ مضامینِ قرآن کی جامع اور تمام سورتوں کا محور ہے۔

۳۔سورتوں کی چار اقسام ہیں، طوال، مئین، مثانی، مفصل۔

۴۔سورتوں کے چوبیس گروپ ہیں۔

۵۔ہر گروپ کی سورتوں میں وحدت ہے۔

۶۔ہر سورت اپنے مقصد کے اعتبار سے مختلف اجزاء میں منقسم ہے۔

فاتحہ

سورۃ فاتحہ کو سعید حوّیٰ نے "مقدمہ قرآن" قرار دیا اور اسے وہ "اول مظهر من مظاهر ارتباط هذه السورة بالقرآن كله" قرار دیتے ہیں کہ فاتحہ تمام مقاصد قرآن کی جامع ہے اور اس کے معانی میں ایک حیرت انگیز تسلسل ہے عبادت کے بغیر صراط مستقیم پر چلنا ممکن نہیں اور عبادت عقیدہ توحید کے بغیر ممکن نہیں۔وہ کہتے ہیں قرآن، عقائد، عبادات اور مناہج حیات کے گرد گھومتا ہے اور یہ تین چیزیں فاتحہ میں بیان کی گئیں ہیں۔ الحمد - - - یوم الدین، میں عقائد، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں عبادت اور اِهْدِنَا - - - الضَّآلِّيْنَ میں مناہج حیات بیان ہوئے۔عقائدِ اسلامیہ کی اساس، ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت ہے۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سے ان کو بیان کیا۔عبادات وافعال میں اخلاص وتوحید اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے بیان کیے۔سیدھے راستے کا نمونہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہیں اور غلط راستے کا نمونہ غَيْرِ ۔الضَّآلِّيْنَ سے بیان کر دیا۔فاتحہ قرآنِ کریم کا مقدمہ اور اجمال ہے اس کی بنیاد حدیث مرفوع ہے۔بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے:

"أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ اى ماعداها"[1]

---

[1] **Muḥammad ibn Ismāʻīl Al-Bukhārī**, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Tafsīr al-Qur'ān, Bāb Qawluhu Taʻālā "Wa Laqad Ataināka Sabʻan", Hadīth No. 4704 (Beirut: Dār al-Maʻrifah, 1987), p. 221.

اور قرآن کا مقصود چار چیزیں ہیں الٰہیات، آخرت، نبوت، تقدیر کا اثبات۔ یہ مقاصد اربعہ ہی قرآن کریم کا سب سے بڑا مقصد ہیں اور سورۃ فاتحہ ان چاروں پر مشتمل ہے۔

سورۃبقرۃ محور سور قرآن

دیگر اہل علم نے فاتحہ کو قرآنِ کریم کا اجمال و محور اور پورے قرآن کریم کو اس اجمال کی تفصیل قرار دیا۔ لیکن شیخ سعید حویٰ نے فاتحہ کو محور قرار دینے کی بجائے بقرۃ کو محور قرار دیا۔ اس پر انہوں نے تین احادیث سے استدلال کیا۔

1۔حدیث

حدیث پاک میں بقرۃ کو ''سنام القرآن'' قرآن کریم کی کوہان قرار دیا گیا۔ اس حدیث سے سورۃ بقرۃ کا محورِ قرآن ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ امام حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاًروایت کیا:

"ان لکل شئی سناما وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ"[2]

"ہر شے کی کوہان ہوتی ہے اور قرآن کریم کی کوہان سورۃ بقرۃ ہے۔"

2۔حدیث

دوسری حدیث جس سے شیخ حویٰ نے اپنے نظریہ کا استدلال کیا یہ ہے۔" ان کادت لتستحصی القرآن کلہ" بقرۃ کے تمام قرآن کا احاطہ کرنے کے قریب ہے۔ ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

"اقرو والقرآن فانہ یاتی یوم القیامۃ شفیعاً لصاحبہ اقرووالزھراوین سورۃ البقرۃ وسورۃ آل عمران فانھما تاتیانِ یوم القیامۃ کانھما غبایتان اوکانھا غمامتان او کانھمان فرقان من طیر صواف تحاجان عن صاحبھما"[3]

"قرآن کریم کی تلاوت کرو اس لیے کہ قرآن کریم قیامت کے دن شفیع ہو گا۔ زاہراوین یعنی بقرۃ اور آل عمران کی تلاوت کرو۔ یہ قیامت کے دن بادلوں کی شکل میں آئیں گی یا پرندوں کے جھنڈ کی شکل میں آئیں گی جو اپنی تلاوت کرنے والوں کا دفاع کریں گی۔"

اس حدیث کو امام احمد نے اضافے کے ساتھ روایت کیااور امام مسلم نے روایت کیا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ''بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ، فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا، فَقَالَ: مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ، قَالَ: أَمَعَكَ سورة البقرة؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ سورة البقرة إِلَّا

[2] **Muḥammad ibn ‘Abd Allāh Al-Ḥākim**, *al-Mustadrak ‘alā al-Ṣaḥīḥayn*, Kitāb Faḍā'il al-Qur'ān, Bāb Akhbār fī Sūrat al-Baqarah, Hadīth No. 2058 (Beirut: Dār al-‘Ilm li-l-Malayīn, 1990), p. 498

[3] **Aḥmad ibn Ḥanbal**, *Musnad Aḥmad*, Kitāb Tamtimat Musnad al-Anṣār, Bāb Ḥadīth Abū Umāmah al-Bāhilī, Hadīth No. 22146 (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1995), p. 556

خَشْيَةَ أَلَّا أَقُومَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ، كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ، كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِئَ عَلَى مِسْكٍ "[4]

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا، ان سے پوچھا کہ تمہیں کس قدر قرآن کریم یاد ہے۔ ہر شخص کو جتنا یاد تھا اتنا سنا دیا۔ ان میں سے ایک نوجوان آیا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا: مجھے یہ یہ سورتیں اور سورۃ بقرۃ یاد ہیں۔ فرمایا: کیا تجھے سورۃ بقرۃ یاد ہے؟ کہا جی ہاں! فرمایا: جا تو ان کا امیر ہے۔ لشکر کے اشراف میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سورۃ بقرۃ یاد کرنے سے صرف اس چیز نے روکا کہ میں ڈرتا رہا کہ مجھے اسے قائم بھی رکھنا پڑے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم سیکھو اور اس کی تلاوت کرو اس لیے کہ جس شخص نے قرآنِ کریم سیکھا اس کی تلاوت کی اور اسے قائم رکھا اس کی مثال مشک سے بھرے ہوئے مشکیزے کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر طرف پھیلتی ہے اور جس نے قرآنِ کریم سیکھا اور رُک گیا تو وہ اس مشکیزے کی طرح ہے جو مشک سے بھرا ہوا ہے اور اوپر سے بند کر دیا گیا۔"

3۔ حدیث

ایک حدیث پاک میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرۃ کو "فسطاط القرآن" قرار دیا اس حدیث کو دارمی نے خالد بن معدان سے موقوفاً روایت کیا، الفاظ یہ ہیں:

"سورة البقرة تعلمها بركة وتركها حسرة ولاتستطيها البطلة وهی فسطاط القرآن"[5]

"مجھے تورات کی جگہ پر سبع طوال دی گئی ہیں اور زبور کی جگہ پر مئین دی گئی ہیں اور انجیل کی جگہ پر مثانی دی گئی ہیں اور مفصل اضافی دی گئی ہیں۔"

ان احادیث وآثار اور تفسیری اقوال کی روشنی میں یہ مفروضہ قائم کیا جاسکتا ہے کہ بقرۃ تمام سورتوں کا محور ہے۔ شیخ حویٰ نے الاساس میں اسی مفروضہ کو ثابت کیا ہے۔

اقسام اربعہ میں تقسیم کی بنیادیں

اس تقسیم کی شہادت تو احادیث میں موجود ہے جیسے واثلہ بن اسقع والی حدیث کو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

[4] **Abū ʻĪsā Muḥammad ibn ʻĪsā Al-Tirmidhī**, *Sunan al-Tirmidhī*, Kitāb Faḍā'il al-Qur'ān, Bāb Mā Jā'a fī Faḍl Sūrat al-Baqarah wa Āyat al-Kursī, Hadīth No. 2876 (Riyadh: Dār al-Salām, 1998), p. 352

[5] **ʻAbdullāh ibn ʻAbd al-Raḥmān Al-Dārmī**, *Musnad al-Dārmī*, p. 4/2126 (Riyadh: Dār al-Maghānī li-l-Nashr wa-l-Tawzīʻ, 2000), p. 318

"اعطيت مكان التوارة السبع الطوال واعطيت مكان الزبور المئين واعطيت مكان الانجيل المثانى وفضلت بالمفصل۔"[6]

یہ تقسیم معروف ہے لیکن شیخ حویٰ نے معانی اور معالم کے ذریعے اس تقسیم میں نظم وربط ثابت کیا ہے۔

شیخ کے نزدیک فاتحہ مقدمہ قرآن ہے اور اس کے بعد بقرۃ تابراءت سبع طوال ہیں اور یونس کے طوال میں ہونے والی روایت کو بھی انہوں نے معالم کی روشنی میں رد کر دیا وہ کہتے ہیں کہ سورۃ یونس "الٓر" سے شروع ہو رہی ہے اور اسی طرح ہود بھی "الٓر" سے شروع ہو رہی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یونس دوسری قسم میں شامل ہے۔

اقسام اربعہ میں وحدت کی بنیادیں:

شیخ نے ان اقسامِ اربعہ کی تحدید کی علامات تلاش کیں، وہ کہتے ہیں طوال کے متعلق بھی معلوم ہے کہ وہ توبہ پر ختم ہوتی ہیں۔ مفصل کی ابتدا کے متعلق بھی معلوم ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے تو مئین کی ابتدائی حد معلوم ہوگئی کہ سورۃ یونس سے ابتدا ہو رہی ہے اور مثانی کی انتہا معلوم ہوگئی جہاں سے مفصل شروع ہو رہی ہیں اور مثانی ختم ہو رہی ہیں اب رہ گیا سوال کہ مئین کی انتہا اور مثانی کی ابتدا کیا ہے تو اس پر دو دلیلیں ہیں کہ مئین قصص پر منتہی ہوتی ہیں۔ پہلی علامت یہ ہے کہ شعراء نمل اور قصص ان تینوں کی ابتدا "طٰ، س" سے ہو رہی ہے اور دوسری علامت یہ ہے کہ ان تینوں سورتوں کی آیات بالترتیب ۲۲۷، ۹۳، ۸۸ ہیں اور اس کے بعد عنکبوت ہے جس کی ۶۹ آیات ہیں لہٰذا عنکبوت مثانی کے مشابہ ہے اور قصص تک مئین کے اس لیے قصص مئین کی آخری سورت ہے۔ مثانی کے عنکبوت سے آغاز پر دوسری دلیل یہ ہے کہ آل عمران کے بعد عنکبوت تک کوئی سورت "الٓمٓ" سے شروع نہیں ہو رہی لہٰذا معلوم ہوا کہ عنکبوت سے نئی قسم کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس تقسیم کی بنیاد اوائل سور میں حروفِ مقطعات اور سورتوں کی آیات کی تعداد پر ہے اور اس مقام پر ان بنیادوں پر یہ تقسیم محض تکلف ہے۔ کیا آیات کی تعداد کے اعتبار سے قرآن کریم کو مرتب کیا جاسکتا ہے؟ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ اگر آپ سورتوں کی آیات کی تعداد پر غور کریں تو عمومی طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ طویل سورتیں پہلے لائی گئی ہیں اور چھوٹی بعد میں لیکن یہ ضابطہ کلیہ نہیں، فاتحہ کی آیات سات اور بقرۃ کی ۲۸۶ اور الناس کی ۶ ہیں۔ لہٰذا بڑی سورتوں کے درمیان میں اچانک چھوٹی سورتیں آجاتی ہیں۔ انعام کی ۲۰۶ آیات ہیں اس کے بعد انفال کی ۷۵ پھر توبہ کی ۱۲۹ آیات ہیں۔ یوسف کی ۱۱۱ پھر رعد اور ابراہیم کی ۴۳، ۵۲، اور اس کے بعد پھر حجر کی ۹۹۔ لقمان کی ۳۴ ، اور سجدہ کی ۳۰ جبکہ اس سے پہلے روم کی ۶۰ اور بعد میں احزاب کی ۷۳۔ اسی طرح چھوٹی سورتوں کے درمیان اچانک بڑی سورت آجاتی ہے مثلاً فرقان کی ۷۷ آیات ہیں اور اس کے بعد شعراء کی ۲۲۷ ، اور شعراء کے بعد نمل کی ۹۳ پھر صافات کی ۱۸۲ آیات ہیں اور اس سے پیچھے ۷۳، ۵۴، ۸۳، اور بعد میں ۸۸، ۷۵، ۸۵ آیات پر مشتمل سورتیں ہیں لہٰذا آیات کی تعداد کے اعتبار سے اقسام کی تحدید ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح حروف اور کلمات کی تعداد سے بھی قرآن کریم کو مرتب قرار دینا ممکن نہیں۔ اسی طرح حروفِ مقطعات کے اعتبار سے تحدید کرنا اور کہنا کہ "الٓمٓ" آل عمران کے بعد عنکبوت کے شروع میں آیا ہے لہٰذا یہ قسم جدید ہے تو اس طرح عنکبوت سے "مئین" کا آغاز ہونا چاہیے نہ کہ مثانی کا جو تیری قسم ہے۔ یہ بھی تکلف ہے۔

---

[6]**Aḥmad ibn Ḥusayn Al-Bayhaqī**, *Shuʻab al-Īmān*, Kitāb Faḍā'il al-Suwar wa-l-Āyāt, Bāb Takhaṣṣuṣ Khawātīm Sūrat al-Baqarah, Hadīth No. 2192 (Riyadh: Maktabah al-Rushd, 2003), p. 175

شیخ حویٰ نے پہلے مرحلے میں قرآنِ کریم کو ان اربعہ اقسام میں تقسیم کیا مگر ان کے درمیان الگ ربط بیان نہیں کیا اگرچہ اس تقسیم اور تحدید پر کچھ نقلی دلائل اور کچھ اپنے اجتہادات بیان کئے مگر طوال کا موضوع اسی طرح مئین، مثانی اور مفصل کے موضوعات اور ان میں ترتیب کے اسباب اور وحدت موضوع ذکر نہیں کی البتہ انہوں نے تمام سورتوں کو بقرۃ کی طرف لوٹا دیا ہے۔ لیکن جب پہلے درجے میں وہ قرآنِ کریم کی چار قسمیں بیان کرتے ہیں اور ان پر اپنے نظریہ کو مرتب کرتے ہیں تو ان میں بھی معالمِ وحدت بیان کرنے چاہیے تھے جو نہیں کئے۔

مجموعات (گروپس) میں ربط کی بنیادیں:

شیخ حویٰ نے سورتوں کو ۲۴ گروپس میں تقسیم کیا:

گروپ(۱) البقرۃ تا التوبہ	۲تا۹	گروپ(۲) یونس تا ابراہیم	۱۰۔۱۴
گروپ(۳) الحجر تا مریم	۱۵۔۱۹	گروپ(۴) طٰہ تا القصص	۲۰۔۲۸
گروپ(۵) العنکبوت تا یٰس	۲۹۔۳۶	گروپ(۶) الصافات تا ص	۳۷۔۳۸
گروپ(۷) الزمر تا فصلت	۳۹۔۴۱	گروپ(۸) الشوریٰ تا الدخان	۴۲۔۴۴
گروپ(۹) الجاثیہ تا ق	۴۵۔۵۰	گروپ(۱۰) الذاریات تا الواقعہ	۵۱۔۵۶
گروپ(۱۱) الحدید تا المجادلۃ	۵۷۔۵۸	گروپ(۱۲) الحشر تا الممتحنۃ	۵۹۔۶۰
گروپ(۱۳) الصف تا المنافقون	۶۱۔۶۳	گروپ(۱۴) التغابن تا القلم	۶۴۔۶۸
گروپ(۱۵) الحاقۃ تا المدثر	۶۹۔۷۴	گروپ(۱۶) القیامہ تا الانسان	۷۵۔۷۶
گروپ(۱۷) المرسلات تا النباء	۷۷۔۷۸	گروپ(۱۸) النازعات تا الانفطار	۷۹۔۸۲
گروپ(۱۹) المطففین تا الانشقاق	۸۳۔۸۴	گروپ(۲۰) البروج تا الغاشیہ	۸۵۔۸۸
گروپ(۲۱) الفجر تا الانشراح	۸۹۔۹۴	گروپ(۲۲) التین تا الزلزلۃ	۹۵۔۹۹
گروپ(۲۳) العادیات تا التکاثر	۱۰۰۔۱۰۲	گروپ(۲۴) العصر تا الناس	۱۰۳۔۱۱۴

شیخ حویٰ نے یہ ۲۴ گروپ بنائے اور ان میں ربط کی بنیاد بھی سورۃ بقرۃ ہے کیونکہ ان میں سے ہر مجموعہ بقرۃ کی بعض آیات کی تفصیل ہے اور شیخ کے نظریے کے مطابق بقرۃ کی آیات کی تفصیل مختلف سورتیں بار بار کرتی ہیں اور ہر دفعہ تفصیل کی جہت الگ ہے۔ مثلاً آل عمران، بقرۃ کے مقدمہ کی تفصیل ہے جو بقرۃ کی ابتدائی ۲۰ آیات ہیں۔ آل عمران پورے مقدمہ کی تفصیل ہے جبکہ یونس جو مئین کے پہلے مجموعہ کی پہلی سورت ہے یہ بھی مقدمہ کی تفصیل ہے لیکن پورے مقدمہ کی نہیں بلکہ صرف پہلی آیت "الٓم"۔۔۔المتقین" کی۔ تو یہ مقدمہ بقرۃ کی تفصیل ثانی ہے۔

"لو انک نظرت هذه الآيات(يونس) لوجدتها اما تحدث عن الشک وتزيل
اسبابه او انها تتحدث عن هداية القرآن والاهتداء به وکل ذالک مرتبط
بقوله "الم۔ ۔ ۔ للمتقين۔"[7]

[7]**Saʿīd Ḥawwa**, *al-Asās fī al-Tafsīr*, Vol. 5, p. 2413 (Beirut: Dār al-Fikr, 2001), p. 856

"اگر آپ یونس کی آیات کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ یہ آیات شک کو بیان کرتی ہیں یا شک کے اسباب کا ازالہ یا قرآنی ہدایت کے متعلق گفتگو کرتی ہیں اور یہ سب کا سب الم تا المتقین کے مرتبط کا ہے۔"

تو یہاں دو سورتیں آل عمران اور یونس بقرۃ کے مقدمہ کی تفصیل ہیں لیکن پہلی تفصیل تین گروہوں کے اعتبار سے ہے جبکہ دوسری تفصیل قرآن کریم کے لَا رَیْبَ اور هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ہونے کے اعتبار سے اسی طرح ہود مقدمہ کے بعد والی آیت "یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا۔۔۔ الخ" کی تفصیل ہے جیسے اس کی تفصیل پہلے سورۃ نساء کے ضمن میں گزر چکی۔اسی ترتیب سے مئین کے پہلے مجموعہ کی ہر سورت بقرۃ کی اس سے اگلی آیات کی تفصیل ہیں۔

مئین کا دوسرا مجموعہ پانچ سورتوں پر مشتمل ہے پہلی سورت الحجر بھی بقرۃ کی مقدمہ کی تفصیل ہے جبکہ مقدمہ کی تفصیل پہلے آل عمران اور پھر یونس کے ضمن میں گزر چکی، یہ تیسری تفصیل ہے۔ لیکن ہر ایک تفصیل کی جہات الگ ہیں۔ آل عمران میں منزل الکتاب، ایمان بالغیب اور بقرۃ میں ایمان سے متعلقہ مباحث (جن کو شیخ امتدادات کہتے ہیں) اور اہل کتاب سے متعلق تفصیلات ہیں۔یونس میں زیادہ زور قرآن کریم کے لاریب ہونے پر اور الحجر میں کفار کے انذار کی زیادہ تفاصیل آئی ہیں۔اور حجر کے محور کے لئے شیخ نے صاحب ظلال سے مدد لی ہے اور ظلال کی عبارت بھی ذکر کی ہے۔اس مجموعہ کی باقی چار سورتیں، نحل،اسرا،کہف،مریم بقرۃ کی آیات ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳ کی تفصیل ہیں۔مئین کا تیسرا مجموعہ طٰہ تا قصص نو سورتوں پر مشتمل ہے شیخ کہتے ہیں کہ جس طرح پہلے دو مجموعوں میں بقرۃ کی آیات اور ان کے امتدادات کی تفصیل آئی ہے یہاں بھی اسی طرح ہے۔بقرۃ کی پہلی پانچ آیات کی تفصیل ہے۔ انبیاء"اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔۔۔عظیم" کی تفصیل ہے۔حج،طٰہ" یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا۔۔۔تعلمون" کی تفصیل ہے مؤمنون "وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔۔۔علیھم" کی تفصیل ہے اور النور"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا۔۔۔ حکیم"کی تفصیل ہے فرقان"کَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔۔۔مُّسْتَقِیْمٍ" کی تفصیل ہے۔شعراء نمل،اور قصص،"تِلْكَ آیَاتُ اللهِ نَتْلُوهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِینَ" کی تفصیل ہے۔

وحدت موضوعی میں حروفِ مقطعات کی اہمیت:

شیخ نے مختلف مجموعات کی تحدید اور مناسبت میں حروف مقطعات کو مدار بنایا ہے۔مثلاً آل عمران،بقرۃ کے مقدمہ کی تفصیل ہے کیونکہ دونوں کا آغاز "الٓمٓ" سے ہے۔ عنکبوت سے مثانی کا آغاز ہے کیونکہ عنکبوت "الٓمٓ" سے شروع ہو رہی ہے اور اس سے پہلے آل عمران بھی "الٓمٓ" سے شروع ہوئی تھی معلوم ہوا کہ یہ نیا مجموعہ ہے۔مئین کے تیسرے مجموعے کی تحدید کی دلیل یہ ہے کہ مجموعہ کی پہلی سورت "طٰہٰ" سے شروع ہو رہی ہے اور مجموعہ کی آخری تین سورتیں "طسٓمٓ، طسٓ، طسٓمٓ" سے شروع ہوتی ہیں۔پہلی سورت "طٰ" کا آنا، درمیان میں نہ آنا اور آخری سورتوں میں آنا مجموعہ کی تحدید کرتا ہے۔شعراء اور قصص میں "طس" کے ساتھ "میم" کا آنا بقرۃ سے تعلق جوڑتا ہے اور اس مجموعے کی ابتداء "ط" سے جبکہ بقرۃ کی ابتدا "الف" سے یہ بتاتی ہے کہ پہلی قسم نہیں بلکہ بعد والی ہے۔مثانی کے پانچ مجموعے ہیں: پہلا مجموعہ "عنکبوت تا یس" اس مجموعے کی پہلی چار سورتیں چونکہ "الٓمٓ" سے شروع ہوتی ہیں وہ بقرۃ کے مقدمہ کی تفصیل ہیں۔احزاب، آیت نمبر ۲۱ تا ۲۷ سبا اور فاطر ۲۸ تا ۲۹ اور یس آیت نمبر ۲۵۲ کی تفصیل ہے۔

"فمقدمة سورة البقرة فصلت من قبل وهھنا یثنی تفصیلها وھکذا
کل فی آیات اخری قد فصلت من قبل وسنری ان مجموعات ھذا

القسم كثيرة وكلها تثنى فيها بعض المعانى وبعض التفصيل مرة بعد مرة"[8]

"بقرۃ کے مقدمہ کی تفصیل اس سے پہلے گزر چکی ہے اور یہاں دوسری تفصیل ہے۔ اسی طرح باقی آیات کی تفصیل بھی پہلے گزر چکی ہے اور ہم دیکھیں گے کہ اس قسم کے بہت سے مجموعے ہیں اور سب میں بقرۃ کی آیات کی بار بار تفصیل ہے۔"

اس گذشتہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ شیخ نے مجموعات کا باہمی ربط اور وحدت بیان نہیں کی۔ مثلاً طوال سے کچھ معانی اور معالم تلاش کرتے اور پھر مئین کے تین مجموعوں میں معانی و معالم تلاش کر کے وحدت بیان کرتے اس طرح مثانی اور مئین میں وحدت کے لئے معانی و معالم تلاش کرتے لیکن انہوں نے چونکہ کل کو بقرۃ کی طرف لوٹا دیا لہٰذا البقرۃ کے مضامین اور ان کے امتدادات کے ذریعے وہ قرآن کی ہر اکائی کو وحدتِ کلی کا جزو قرار دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں جس طرح کائنات کے مختلف اجزاء ہیں ہر ایک کی اپنی حیثیت اور شکل ہے لیکن ہر چیز اپنے سے بڑے دائرے کو مکمل کرتی ہے اور اس طرح تمام اجزاء کا مرجع وحدت کلیہ ہے اس طرح ایک مجموعہ مستقل دائرہ ہے، وہ اپنے دائرے کو بھی مکمل کرتا ہے اور قسم کو بھی مکمل کرتا ہے اسی طرح قسم بذاتِ خود ایک مستقل جز اور دائرہ بھی ہے اور تمام اقسام مل کر قرآنی وحدت کی تکمیل کرتی ہیں:

"ان هذا القرآن ليشبه هذا الكون فهذا اثر قدرة الله وهذا اثر صفة الله الكلام فكما ان فى هذا الكون تكاملا وتناسقا فيما تظهر وحدتۂ وكما ان الوحدة الكونية لاتنفى وحدة المجموعات ولاتنفى ان تودى هذه المجموعات دررًا مستقلا ضمن الوحدة الكلية فكذالک الوحدة الكلية فى القرآن لاتنفى وحدة الا قسام ووحدة المجموعات التى تودى دورًا خاصًا ضمن الوحدة الكلية"[9]

"بے شک یہ قرآن کائنات کے مشابہہ ہے یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اثر ہے اور قرآن صفت کلام کا اثر ہے تو جس طرح اس کائنات کا ہر جز مل کر ایک وحدت کو کامل بناتا ہے اور اس کے اجزاء میں ایک نظم و ربط موجود ہے لیکن اس کے باوجود کائنات کے ہر مجموعے کی الگ وحدت بھی ہے (مثلاً نظام شمسی) اور ہر مجموعہ کلی وحدت کا ایک جزو ہے اسی طرح قرآن کی وحدت بھی اقسام اور مجموعات کی انفرادی حیثیت کی نفی نہیں کرتی۔ (لہٰذا ان میں سے ہر ایک وحدت بھی ہے اور وحدت کلی کا حصہ ہیں۔)"

لیکن اس سب کچھ کے باوجود مجموعات کی مستقل شکل اور منفرد عمارت کا نقشہ شیخ نے بیان نہیں کیا۔ بلکہ مجموعات اور ان کی سورتوں کے مضامین کو بقرۃ کی طرف لوٹا دیا جس سے شیخ کا نظریہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے تمام مضامین اور ان کے اجزاء اجمالی طور پر بقرۃ میں ہیں باقی تمام سورتیں کسی نہ کسی طرح بقرۃ کی تفصیل ہیں اور اقسام میں مجموعات میں اور پھر سورتوں میں بار بار بقرۃ کی تفصیل ہے اگرچہ ہر دفعہ الگ جہت سے ہے۔ شیخ نے اگرچہ یہ دعویٰ کیا ہے کہ اقسام اور مجموعات میں سے ہر ایک، ایک مستقل دائرہ

---

[8]**Sa'īd Ḥawwa**, *al-Asās fī al-Tafsīr*, Vol. 5, p. 2413 (Beirut: Dār al-Fikr, 2001), p. 856

[9]**Sa'īd Ḥawwa**, *al-Asās fī al-Tafsīr*, Vol. 5, p. 2413 (Beirut: Dār al-Fikr, 2001), p. 856

بھی ہے اور وحدتِ کلیہ کی تکمیل کا دائرہ بھی تاہم اقسام اور مجموعات کی مستقل شکل دکھانے سے ان کی عبارات قاصر ہیں یہ دعویٰ محض ایک خیال اور مفروضے کی حد تک ہے۔

مجموعات کی سورتوں میں وحدت کی بنیادیں

مجموعات کی سورتوں کے درمیان وحدت کا شیخ نے اہتمام کیا اگرچہ یہ اہتمام کلی طور پر نہیں، وہ ایک مجموعے میں کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ سورتیں درج کرتے ہیں لیکن اس مجموعے کو الگ مستقل حیثیت سے بیان نہیں کرتے ہاں بعض جگہوں پر انہوں نے ایسا کیا ہے مثلاً: مثانی کا پہلا مجموعہ آٹھ سورتوں پر مشتمل ہے اس مجموعے کی پہلی تین سورتیں عنکبوت روم اور لقمان، ایمان اور ایمان کے عملی آثار بیان کرتی ہیں۔ پھر احزاب ان معانی کی طرف وصول کا راستہ بیان کرتی ہے۔ یہ پانچوں سورتیں مقام شکر تک پہنچاتی ہیں۔ سورۃ سبا، شکر اور اس کے حصول کی شرائط بیان کرتی ہے۔ پھر فاطر، شکر کا ابتدائی نکتہ بیان کرتی ہے اس مجموعے میں ایک اور وحدت یہ ہے کہ یہ بقرۃ کے ایک ہی گروپ کی آیات کی تفصیل ہیں، پہلی چار سورتیں "الٓم" سے شروع ہو رہی ہیں لہٰذا وہ مقدمۃ بقرۃ کی تفصیل ہیں پھر احزاب بقرۃ کی آیت نمبر ۲۱ تا ۲۷ کی تفصیل ہے جو پہلے النساء اور مائدۃ کے تحت گزر چکی ہے مگر یہ ایک جہت سے جدید معنی میں تفصیل ہے پھر سبا اور فاطر آیت نمبر ۲۸۔۲۹ کی تفصیل ہے۔ پھر سورۃ یس بقرۃ کی آیت نمبر ۲۵۲ کی جدید تفصیل ہے۔

مفصل کی گروپ بندی کی ایک بنیاد "مسبحات" ہیں یعنی حدید "سبح" سے شروع ہو رہی ہے اور اس کے بعد مجادلہ "قد سمع" سے۔ تو یہ ایک گروپ ہوا کیونکہ اس کے بعد حشر پھر "سبح" سے شروع ہو رہی ہے جو بتاتی ہے کہ یہ الگ گروپ ہے لیکن مفصل سورتوں کی اس گروپ بندی کو بھی شیخ قائم نہ رکھ سکے۔ ملاحظہ کریں: الحدید اور مجادلہ کا ایک گروپ ہوا کیونکہ حدید "سبح" اور مجادلہ غیر سبح سے شروع ہو رہی ہے، حشر اور ممتحنہ کا ایک گروپ ہوا حشر کی ابتداء "سبح" اور ممتحنہ کی غیر سبح سے ہے صف اور جمعہ اور منافقون کا ایک گروپ ہے حالانکہ صف "سبح" اور جمعہ "یسبح" سے شروع ہے اور منافقون "اذا جاءک" سے۔ پھر تغابن سے لے کر قلم تک ایک گروپ ہے کیونکہ تغابن "یسبح" سے شروع ہو رہی ہے اور باقی نہیں حالانکہ تغابن کے بعد اعلیٰ "سبح" سے شروع ہو رہی ہے تو پھر اعلیٰ تک ایک گروپ ہونا چاہیے جو تیئیس سورتیں بنتی ہیں۔ پھر طلاق اور تحریم دونوں "یایہا النبی" سے شروع ہیں لیکن یہ الگ گروپ نہیں جبکہ ان دونوں سورتوں کے مضامین کافی حد تک مشابہہ ہیں اور یہ مشابہت گروپ کی باقی سورتوں میں مفقود ہے۔ مسبحات میں "اعلیٰ" بھی شامل ہے کیونکہ اس کا آغاز بھی "سبح" سے ہو رہا ہے لیکن شیخ نے اسے شمار نہیں کیا۔ شیخ کے قاعدے کے مطابق کہ جب ایک سورت تسبیح سے شروع ہو اور اس کے بعد کچھ سورتیں چھوڑ کر پھر اگلی سورت تسبیح سے شروع ہو تو وہ علامت ہے کہ گذشتہ تمام سورتیں ایک گروپ میں ہیں تو "تغابن" کے بعد تسبیح "اعلیٰ" میں ہے اس سے "اعلیٰ" تک تیئیس سورتوں کا ایک گروپ ہونا چاہیے۔ حالانکہ یہ شیخ نے سات گروپ بنائے ہیں۔ شیخ نے اکثر تحدید اور گروپ بندی کے لئے فواتح سور کا سہارا لیا ہے اور صفحہ نمبر ۷۸ پر "فصل فی فواتح السور" کے عنوان سے ایک فصل قائم کی اور فواتح سور کو اقسام و مجموعات کی تحدید اور ان میں ربط کی کنجیاں قرار دیا۔

"ان فواتح السور ھی بعض مفاتیح التی تعرف بھا علی الرابطۃ
بین اقسام القرآن وبین مجموعات ھذہ الاقسام وبین تسلسل

السور ضمن القسم الاول او المجموعۃ الواحدۃ فھی من مفاتیح الوحدۃ القرانیۃ المعجزہ"[10]

"فواتح سور وہ کنجیاں ہیں جن سے اقسام،اقسام کے مجموعات اور ان مجموعات میں درج سورتوں کے درمیان ربط اور ایک قسم یاایک مجموعے کی سورتوں کا تسلسل معلوم ہوتا ہے۔یہ معجزہ وحدتِ قرآنی کی چابیاں ہیں۔"

یہاں شیخ نے چند نمونے بیان کیے:

نمونہ(۱)

سورۃ	فواتح
البقرۃ	الٓم
آل عمران	الٓم
النساء	یاایھا
المائدۃ	یاایھا
الانعام	الحمد للہ

نمونہ(۲)

سورۃ	فواتح
العنکبوت	الٓم
الروم	الٓم
لقمان	الٓم
السجدۃ	الٓم
الاحزاب	یاایھا
السباء	الحمد للہ

ملاحظہ ہو تکلف محض کے سوا کچھ نہیں، کیا ان گروپ میں تطابق ہے اور پھر کیا ان دو نمونوں میں سے کسی کی بنیاد پر تمام گروپ بنائے جاتے ہیں ایسا ہر گز نہیں مزید ملاحظہ کریں۔پہلا نمونہ قسم اول کا ہے جس میں سات سورتیں ہیں:بقرۃ، آل عمران، النساء ،المائدہ، الاعراف، الانفال، التوبہ۔یہ سات سورتوں کا ایک گروپ ہے جس میں فواتح سور کے اعتبار سے یہ نمونہ بنتا ہے۔

سورۃ	فواتح
البقرۃ	الٓم
آل عمران	الٓم
النساء	یاایھا
المائدۃ	یاایھا

[10] **Saʿīd Ḥawwa**, *al-Asās fī al-Tafsīr*, Vol. 5, p. 2413 (Beirut: Dār al-Fikr, 2001), p. 856

الانعام	الحمد
الاعراف	المص
الانفال	یسئلونک
التوبہ	برآءۃ

یہ شیخ کا پہلا گروپ ہے اب اس میں فواتح کے اعتبار سے ربط تلاش کریں فواتح کی کل دس قسمیں ہیں۔ ثنا، حروف تہجی، ندا، خبریہ جملے، قسم، شرط، امر، استفہام، دعا اور تعلیل۔ شیخ نے جو پہلا مجموعہ بنایا ہے اس میں حروف تہجی، ندا، ثنا، جملہ خبریہ چار قسمیں استعمال ہوئی ہیں۔ اگر فواتح سور کے اعتبار سے گروپ بندی کریں تو وہ یوں ہو گی جیسے ان جداول میں پیش کی جارہی ہے۔ ثناء کے اعتبار سے دو گروپ اس طرح بنیں گے:

ثنا(ا)

(ا)	سورت	نمبر سورت	فواتح
۱	الفاتحہ	۱	الحمد
۲	الانعام	۴	الحمد
۳	الکہف	۱۸	الحمد
۴	السبا	۳۴	الحمد
۵	الفاطر	۳۵	الحمد
۶	الفرقان	۲۵	تبارک
۷	الملک	۶۷	تبارک

ثناء

(ب)	مسبحات		
۲	الحدید	۵۷	سبح
۳	الحشر	۵۹	سبح
۴	الصف	۶۱	سبح
۵	الاعلیٰ	۸۳	یسبح
۶	الجمعہ	۶۳	یسبح
۷	التغابن	۶۴	یسبح
۸	الاسراء	۱۷	سبحان

(۲) حروف تہجی سے شروع ہونے والی انتیس سورتیں ہیں ان کا گروپ اس طرح ہو گا:

نمبر شمار	سورت	نمبر	فواتح
۱	البقرۃ	۲	الٓم
۲	آل عمران	۳	الٓم
۳	الاعراف	۷	الٓمص
۴	یونس	۱۰	الٓر
۵	ھود	۱۱	الٓر
۶	یوسف	۱۲	الٓر

۷	الرعد	۱۳	الٓمر
۸	ابراہیم	۱۴	الٓر
۹	الحجر	۱۵	الٓر
۱۰	مریم	۱۹	کھیعص
۱۱	طٰہٰ	۲۰	طہٰ
۱۲	الشعراء	۲۶	طسم
۱۳	نمل	۲۷	طس
۱۴	القصص	۲۸	طسم
۱۵	العنکبوت	۲۹	الٓم
۱۶	روم	۳۰	الٓم
۱۷	لقمان	۳۱	الٓم
۱۸	السجدۃ	۳۲	الٓم
۱۹	یٰس	۳۶	یٰسین
۲۰	ص	۳۸	ص
۲۱	الغافر	۴۰	حم
۲۲	فصلت	۴۱	حم
۲۳	الشوریٰ	۴۲	حم
۲۴	الزخرف	۴۳	حم
۲۵	الدخان	۴۴	حم
۲۶	الجاثیہ	۴۵	حم
۲۷	الاحقاف	۴۶	حم
۲۸	ق	۵۰	ق
۲۹	القلم	۶۸	ن

(۳)جملہ خبریہ

تیئس سورتیں جملہ خبریہ سے شروع ہوتی ہیں اگر جملہ خبریہ کے فواتح ہونے کے اعتبار سے گروپ بندی کی جائے تو اس طرح ہو گی:

نمبر شمار	سورت	نمبر	فواتح
۱	الانفال	۸	یسئلونک
۲	التوبہ	۹	براءۃ
۳	النمل	۱۶	اتی
۴	الانبیاء	۲۱	اقترب
۵	المؤمنون	۲۳	فدافلح
۶	النور	۲۴	سورۃ
۷	الزمر	۳۹	تنزیل
۸	محمد	۴۷	الذین

۹	الفتح	۴۸	انا
۱۰	القمر	۵۴	اقترب
۱۱	الرحمٰن	۵۵	الرحمٰن
۱۲	المجادلہ	۵۸	قدسمع
۱۳	الحاقۃ	۶۹	الحاقہ
۱۴	المعارج	۷۰	سأل
۱۵	نوح	۷۱	انا
۱۶	القیامۃ	۷۵	لااقسم
۱۷	عبس	۸۰	عبس
۱۸	البلد	۹۰	لااقسم
۱۹	القدر	۹۷	انا
۲۰	البینۃ	۹۸	لم یکن
۲۱	القارعۃ	۱۰۱	القارعۃ
۲۲	التکاثر	۱۰۲	الھکم
۲۳	الکوثر	۱۰۸	انا

(۴)ندا دس سورتوں کے شروع میں آئی ہے اگر ندا کے اعتبار سے گروپ بنائیں تو درج ذیل سورتوں کا گروپ بنے گا:

نمبر شمار	سورت	نمبر	فواتح
۱	النساء	۴	یاایھا
۲	المائدہ	۵	یاایھا
۳	الحج	۲۲	یاایھا
۴	الاحزاب	۳۳	یاایھا
۵	الحجرات	۴۹	یاایھاالذین امنوا
۶	الممتحنۃ	۶۰	یاایھاالذین امنوا
۷	الطلاق	۶۵	یاایھا النبی
۸	التحریم	۶۶	یاایھا النبی
۹	المزمل	۷۳	یاایھا المزمل
۱۰	المدثر	۷۴	یاایھا المدثر

(۵)قسم، پندرہ سورتوں کا آغاز قسم سے ہے قسم والی سورتوں کے اعتبار سے گروپ بندی اس طرح ہو گی:

نمبر شمار	سورت	نمبر	فواتح
۱	الصافات	۳۷	والصافات
۲	الذاریات	۵۱	والذاریات
۳	الطور	۵۲	والطور
۴	النجم	۵۳	والنجم
۵	المرسلات	۷۷	والمرسلات

۶	النازعات	۷۹	والنازعات
۷	البروج	۸۵	والسماء
۸	الطارق	۸۶	والطارق
۹	الفجر	۸۹	والفجر
۱۰	الشمس	۹۱	والشمس
۱۱	اللیل	۹۲	واللیل
۱۲	الضحیٰ	۹۳	والضحیٰ
۱۳	التین	۹۵	والتین
۱۴	العادیات	۹۹	والعادیات
۱۵	العصر	۱۰۳	والعصر

(۶)شرط: سات سورتوں کے شروع میں آتی ہے شرط کے اعتبار سے گروپ بندی اس طرح ہوگی:

نمبر شمار	سورت	نمبر	فواتح
۱	الواقعہ	۵۶	اذا وقعت
۲	المنافقون	۶۳	اذا جاءک
۳	التکویر	۸۱	اذا الشمس
۴	الانفطار	۸۲	اذا السماء
۵	الانشقاق	۸۴	اذا السماء
۶	الزلزلۃ	۹۹	اذا زلزت
۷	النصر	۱۱۰	اذاجاء

(۷)امر: چھ سورتوں میں آیا ہے امر کے اعتبار سے یہ گروپ بنے گا:

نمبر شمار	سورت	نمبر	فواتح
۱	الجن	۷۲	قل اوحی
۲	العلق	۹۴	اقرء
۳	الکافرون	۱۰۹	قل یاایها الکافرون
۴	الاخلاص	۱۱۲	قل هو الله
۵	الفلق	۱۱۳	قل اعوذ
۶	الناس	۱۱۴	قل اعوذ

(۸)استفہام: چھ سورتوں میں آیا ہے استفہام کے اعتبار سے گروپ اس طرح بنے گا:

نمبر شمار	سورت	سورت نمبر	فواتح
۱	الغاشیۃ	۸۸	هل اتاک
۲	النباء	۷۸	عم
۳	الانسان	۷۶	هل اتی
۴	انشرح	۹۴	الم نشرح
۵	الفیل	۱۰۵	الم تر

۶	الماعون	۱۰۷	ارئیت

(۹)دعا: تین سورتوں میں آئی ہے دعا کے اعتبار سے گروپ اس طرح ہو گا:

نمبر شمار			
۱	الٓم	۱۰،۱۱،۱۲	حروف تہجی
۲	الٓر	۱۴،۱۵	حروف تہجی
۳	طس،طسم	۲۶،۲۷،۲۸	حروف تہجی
۴	الٓم	۲،۳	حروف تہجی
۵	الٓم	۲۹،۳۰،۳۱،۳۲	حروف تہجی
۶	حم	۴۰تا ۴۶	حروف تہجی
۷	یایہا	۴،۵	ندا
۸	یایھا النبی	۴۴، ۴۵	ندا
۹	یایھا المزمل ، یایھا المدثر	۷۳، ۷۴	ندا
۱۰	والشمس ،واللیل والضحٰی	۹۱،۹۲،۹۳	قسم
۱۱	اذا الشمس ،اذالسماء	۸۱،۸۲	شرط

سورت	سورت	نمبر	فواتح
۱	المطففین	۸۳	ویل للمطففین
۲	الھمزۃ	۱۰۴	ویل لکل
۳	المسد	۱۱۱	تبت

(۱۰)تعلیل: یہ ایک سورت میں ہے تعلیل کا گروپ بن ہی نہیں سکتا:

۱	قریش	۱۰۶	لایلٰف

فواتح کے اعتبار سے ممکنہ گروپ:

سورتوں کا گروپ	فواتح

اگر ایک جیسے فواتح یا قریب المعنی فواتح کے اعتبار سے گروپ بنائیں تو مندرجہ بالا گروپ بنتے ہیں لیکن یہ مکمل قرآن کریم میں ممکن نہیں اس لئے کہ سورتوں کی ترتیب فواتح کے اعتبار سے نہیں ہے۔ ثنا کے بعد حروف تہجی پھر ندا پھر ثنا حروف تہجی پھر خبر، پھر حروف تہجی پھر خبر پھر ثنا اس ترتیب سے سورتیں آئیں ہیں لہٰذا ان میں فواتح کے اعتبار سے کیسے گروپ بندی ہو گی۔

فواتح کی ان دس اقسام کے اعتبار سے شیخ کے ۲۴ گروپس کا جدول:

گروپس	نمبر شمار سور	فواتح کی ترتیب
گروپ(۱)	۲تا۹	حروف، حروف، ندا، ندا، ثنا، حروف، خبر، خبر
گروپ(۲)	۱۰تا۱۴	حروف، حروف، حروف، حروف
گروپ(۳)	۱۵تا۱۹	حروف، خبر، ثنا، ثنا، حروف
گروپ(۴)	۲۰تا۲۸	حروف، خبر، ندا، خبر، خبر، ثنا، حروف، حروف

گروپ(۵)	۲۹ تا۳۶	حروف، حروف، حروف، حروف، ندا، ثنا، ثنا، حروف
گروپ(۶)	۳۷تا۳۸	قسم، حروف
گروپ(۷)	۳۹ تا۴۱	خبر، حروف، حروف،
گروپ(۸)	۴۲ تا۴۴	حروف، حروف، حروف
گروپ(۹)	۵۰ تا۵۱	حروف، حروف، خبر، خبر، ندا، حروف
گروپ(۱۰)	۵۱ تا۵۶	قسم، قسم، قسم، خبر، خبر، شرط
گروپ(۱۱)	۵۷تا۵۸	ثنا، خبر
گروپ(۱۲)	۵۹ تا۶۰	ثنا، ندا
گروپ(۱۳)	۶۱ تا۶۳	ثنا، ثنا، شرط
گروپ(۱۴)	۶۴ تا۶۸	ثنا، ندا، ندا، ثنا، حروف
گروپ(۱۵)	۶۹ تا۷۴	خبر، خبر، خبر، امر، ندا، ندا
گروپ(۱۶)	۷۵ تا۷۶	خبر، استفہام
گروپ(۱۷)	۷۷ تا۷۸	قسم، استفہام
گروپ(۱۸)	۷۹ تا۸۲	قسم، خبر شرط، دعا
گروپ(۱۹)	۸۳ تا۸۴	دعا، شرط
گروپ(۲۰)	۸۵ تا۸۸	قسم، قسم، ثنا، استفہام
گروپ(۲۱)	۸۹ تا۹۴	قسم، خبر، قسم، قسم، قسم
گروپ(۲۲)	۹۵ تا۹۹	قسم، امر، خبر، خبر، قسم
گروپ(۲۳)	۱۰۰ تا۱۰۲	قسم، خبر، خبر
گروپ(۲۴)	۱۰۳ تا۱۱۴	قسم، دعا، استفہام، تعلیل، استفہام، خبر، امر شرط، دعا، امر، امر، امر

لہٰذا ان فواتح سور کی بنیاد پر شیخ کی گروپ بندی بالکل بے ربط ہے شیخ نے جو بنیادی قائم کیں جسے نمونہ نمبر ۱، اور ۲ میں گزرا، شیخ ان بنیادوں پر ایک سے زیادہ گروپ نہیں بنا سکے وہ کبھی فواتح کا سہارا لیتے ہیں، کبھی معالم و معانی کا مگر ہر دفعہ نیا سہارا تلاش کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا اس گروپ بندی کی جو بنیادیں شیخ نے خود بتائیں ان کی روشنی میں گروپ بندی کا ضعف واضح ہوا اور شیخ ان بنیادوں کو قائم نہ رکھ سکے ان چوبیس گروپوں میں چند ایک میں فواتح کی وحدت ہے باقی سب میں مفقود ہے۔ شیخ کے مجموعات کی وحدت کو مختلف زاویوں سے دیکھا گیا مگر معقول بنیادیں حاصل نہ ہو سکیں صرف ایک وحدت کی صورت ہے کہ سب سورتوں کا رخ بقرۃ کی طرف موڑا جائے اور مختلف مجموعات کو بقرۃ کی بار بار تفصیل قرار دیا ہے۔ اس تصور اور اصول میں کسی قدر معقولیت ہے۔ اس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

شیخ کے نظریہ میں بقرۃ وحدت کی سب سے بڑی بنیاد:

شیخ کی تفسیر کے مطابق مقدمہ بقرۃ کے مضامین کی تفصیل اس طرح ہے:

مقدمہ کی تقسیم:

مقدمہ بقرۃ: ۲۰ آیات

فقرہ(۱) آیات ۱۔۵

فقرہ(۲) آیات ۴۔۷

فقرہ(۳) ۳مجموعات

مجموعہ(۱) آیات۸۔۱۰

مجموعہ(۲) آیات۱۰۔۱۶

مجموعہ(۳) آیات۱۷۔۲۰

مقدمہ بقرۃ کے مضامین بیس آیات تین فقروں میں منقسم ہیں اور تیسرے فقرے میں تین مجموعے ہیں۔

۱: متقین، کفار، منافقین

۲: اہل ایمان کی صفات، ایمان بالغیب، نماز، انفاق، قرآنی سے ہدایت لینا

۳: کفار کو ڈرانا فائدہ نہیں دیتا۔

۴: حقیقت نفاق، دعوی ایمان کا کذب، اس کی علت، دھوکہ دینا، اس کا سبب قلبی بیماری۔

۵: منافقین کے نظریات کے تین نمونے۔

۶: دو مثالیں خالص منافق اور کچھ کچھ ایمان رکھنے والا۔

۷: اساس ایمان، نماز، انفاق اور اساس کی اساس قرآن کی اتباع اور سب کا نمونہ تقوی

۸: اہل ایمان کی دو قسمیں: (i) جو پہلے کسی آسمانی دین پر نہیں تھے۔ (ii) جو پہلے کسی آسمانی دین پر تھے۔

بقرۃ کے اس مقدمے کی تفصیل شیخ کے نظریے کے مطابق ۴۰ سے زیادہ سورتوں میں آئی ہے۔

سب سے پہلے آل عمران اسی مقدمہ کی تفصیل ہے۔

”فاننا کذالک نفترض ان سورۃ آل عمران۔۔فیھا تفصیل لما ورد فی مقدمۃ سورۃ بقرۃ ای لما ورد فی العشرین آیۃ۔“[11]

مقدمہ میں بیان کردہ مضامین گزرے اب آل عمران کے مضامین میں ملاحظہ کریں پھر دیکھیں کہ شیخ نے جو آل عمران کو مقدمہ بقرۃ کی تفصیل قرار دیا یہ بالکل واضح ہے یا تکلف وتعسف ہے۔ بقاعی نے آل عمران کا مقصد، توحید، قرار دیا اور مقدمہ بقرۃ کے بعد ”یٰاَیُّہَا النَّاسُ اعْبُدُوْا---“ میں جس توحید کا حکم سورت آل عمران کو اس توحید کے اثبات کی دلیل قرار دیا۔ وہ کہتے ہیں فاتحہ ”اُم القرآن“ ہے پورے قرآن کا خلاصہ اور بقرۃ قرآن کی دلیل ہے کہ وہ ہدایت ہے بقرۃ بتاتی ہے کہ ارکانِ اسلام قرآن ہی کے ساتھ قائم ہیں پھر اس میں ”یٰاَیُّہَا النَّاسُ اعْبُدُوْا---“ سے جو ایک جامع دعوتِ توحید دی گئی ہے، آل عمران اس توحید کو ثابت کرتی ہے۔ مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا ابطال اور جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو احیاء موتی اور نفخ کی قدرت دی اسی ذات نے موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں گوشت کے ٹکرانے کی ضرب سے مردے کو زندہ کیا۔ بقاعی نے آل عمران کو بقرۃ کے ایک حکم کی دلیل قرار دیا یا اگر ہم تساهلاً یہ کہہ دیں کہ بقاعی نے بھی آل عمران کو بقرۃ کی تفصیل قرار دیا تو پھر بھی یہ معنی شیخ کے معنی سے بعید ہے، علاوہ ازیں شیخ نے بقرۃ کو پورے قرآن کریم کا محور قرار نہیں دیا۔ شیخ نے سورۃ آل عمران کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا پھر ہر قسم کو مقاطع اور فقرات میں ہم ان میں چند اجزاء کا تحلیلی جائزہ لیتے

[11] **Saʿīd Ḥawwa**, *al-Asās fī al-Tafsīr*, Vol. 5, p. 2413 (Beirut: Dār al-Fikr, 2001), p. 856

ہیں اور دیکھتے ہیں کہ شیخ کی تصریحات کی روشنی میں کیا آل عمران کی ۲۰۰ آیات کو بقرۃ کی ابتدائی بیس آیات کی تفصیل قرار دینا درست ہے یا تکلف۔ پہلی قسم دو مقطعوں پر مشتمل ہے۔

مقطع (۱) (۱۸) آیات یہ اٹھارہ آیات اللہ تعالیٰ کی صفاتِ وحدانیت قبولیت، عزت و حکمت کے مظاہر پر مشتمل ہیں جو دو طرح کے ہیں۔ (۱) انزل کتب، مخلوق کا حساب، کافروں کو سزا اور مومنوں کو ثواب (۲) دنیوی زندگی کی زینت اور آرائش کا امتحان ہونا اور متقین کا کامیاب ہونا۔

وحدت:

(۱) بقرۃ کی پہلی آیت میں قرآن کا متقین کے لئے ہدایت ہونا بیان کیا، آل عمران کی پہلی اٹھارہ آیات اس کی تفسیر و تفصیل ہیں کیونکہ ان آیات میں قرآن کو نازل کرنے والے کا ذکر ہے پھر قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کے آداب بیان ہوئے ہیں کہ وہ محکم کی اتباع کرتے ہیں اور متشابہہ کو تسلیم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔

(۲) پھر بقرۃ میں کافروں کا ذکر ہے اور یہاں بھی کفار کا ذکر ہے کہ ان کے لئے عذاب دنیا و آخرت بتایا جا رہا ہے مقدمہ بقرۃ میں منافقین کا "وَمِنَ النَّاسِ" سے ذکر کیا ہے اور یہاں بھی الناس کا ذکر ہے۔

(۳) بقرۃ کے مقصد میں بیان ہوا کہ قرآن سے ہدایت پانا مومنین کی صفت ہے اور ایمان بالغیب، اقامت صلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ اس کی تفصیل آل عمران میں یہ ہے کہ "اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ"

امتدادت:

آل عمران کو بقرۃ کی تفصیل قرار دینے میں یہ محور ناکافی تھا تو شیخ نے ایک اور سہارا لیا اور کہا کہ بقرۃ کی محور آیات کے بقرۃ کے اندر "امتدادات" ہیں ان کو بھی محور کے ساتھ ضم کر لیا جائے تا کہ محور وسیع ہو سکے اور تفصیل کو اجمال پر منطبق کیا جا سکے چنانچہ انہوں نے "ان الذین کفروا" کو محور قرار دیا اور جب یہ محور تنگ ہوا تو "وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ" کو اس محور کا امتداد قرار دیا۔ اسی طرح الْمُتَّقِيْنَ محور ہیں اور وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔۔۔خالدون تک کو اس محور کے امتداد شمار کیا۔

متنِ قرآن پر غور کرنے سے بقرۃ کی ابتدائی بیس آیات کے درج ذیل مضامین سامنے آتے ہیں:

قرآن کریم۔ ہدایت، متقین اور ان کی صفات، ایمان بالغیب، اقامت صلوٰۃ، زکوٰۃ و انفاق، قرآن کریم پر ایمان، سابقہ کتبِ پر ایمان، آخرت پر ایمان، کامیابی۔ کفار پر انذار کا اثر نہ ہونا۔ کفار کے دلوں اور کانوں پر مہر، آنکھوں پر پردے، عذاب عظیم۔ منافقین کا دعویٰ، منافقین کے بے ایمان ہونے کی تصریح، دھوکہ دہی، بے شعوری، دلوں کا مرض، دردناک عذاب، جھوٹ کی سزا، فساد فی الارض، اصلاح، منافقین کو اپنے فساد کا شعور نہ ہونا۔ منافقین کے نظریات۔ انہیں صحابہ جیسا ایمان لانے کی دعوت، منافقین کا صحابہ کو بے وقوف کہنا۔ ان کی جہالت، دور خاپن، استہزاء، اللہ تعالیٰ کا انہیں استہزاء کا بدلہ دینا اور انہیں مہلت دینا، منافقین کا ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا، ان کے کاروبار کا منافع بخش نہ ہونا، ان کا گمراہ ہونا، منافقین کی آگ روشن کرنے والے سے تمثیل، اللہ تعالیٰ کا انہیں بے نور کرنا، اندھیروں میں بھٹکنے دینا، ان کا گونگا، بہرہ اور اندھا ہونا، واپس نہ لوٹ سکنا، دوسری مثال، آسمان سے برستی بارش، اسی میں اندھیرے، کڑک بجلی، ان کا کانوں میں انگلیاں ڈالنا موت کے ڈر سے، اللہ تعالیٰ کا کافروں کو محیط ہونا، بجلی کا ان کی بینائی زائل کرنا،

روشنی میں ان کا چلنا اور اندھیرے میں رک جانا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ہر چیز پر قدرت۔ شیخ حوّیٰ نے آل عمران کو مقدمہ بقرۃ کی تفصیل کیسے قرار دیا اس جدول سے اس کی تفصیل اور تجزیہ پیش کیا جاتا ہے:

محور بقرۃ:(اجمال)	آل عمران (تفصیل)	تجزیہ
(۱) الْكِتٰبُ، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ	منزل قرآن: قرآن کی اقسام، محکم ومتشابہ ۱تا۹ آیات	بقرۃ میں قرآن کا متقین کے لئے ہدایت، آل عمران میں ہدایت لینے کے آداب، آل عمران میں قرآن کی اقسام
(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا(۶-۷)	اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا،هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ	بقرۃ میں کفار کا ذکر، آل عمران میں کفار کے دنیا اور دنیا میں عذاب کے مستحق، عذاب، جہنم، آخرت کے احوال
(۳) وَمِنَ النَّاسِ	زُيِّنَ لِلنَّاسِ	دونوں میں "الناس" مگر بقرۃ میں منافق مراد ہیں، آل عمران میں مطلق لوگ
(۴)(امتداد محور) وَقُوْدُهَا النَّاسُ	وَقُوْدُ النَّارِ	مشابہت واضح
(۵) وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا--- جَنّٰتٍ تَجْرِيْ	لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا--- جَنّٰتٌ تَجْرِيْ--- خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ	دونوں میں متقین کا اجر
(۶) هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ	فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا--- فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ	بقرۃ میں ہدایت، آل عمران میں ہدایت لینے کا طریقہ
(۷) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا---	يَكْفُرُوْنَ---وَيَقْتُلُوْنَ-عادت کفار	بقرۃ میں کفار کا ذکر، آل عمران میں کفار کی عادات
(۸) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ (منافقین)	لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ	منافقین کا طرز عمل
(۹) الْمُتَّقِيْنَ	قُلِ اللّٰهُمَّ، قُلْ اِنْ تُخْفُوْا،قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ، قُلْ اِنْ كُنْتُمْ	بقرۃ میں متقین، آل عمران میں متقین کا فروں کے نظریات کو چھوڑ کر کیسے متقین کے درجہ کو پہنچیں گے۔
(۱۰) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ	ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ	دونوں میں غیب کا ذکر
(۱۱) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا---	اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ--- مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا--- فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	ایمان بالغیب اور کفر کی تفصیل

جب آیت نمبر ۶۴ پر پہنچتے ہیں تو اہل کتاب کا مکالمہ ومباحثہ شروع ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر ۶۴ تا ۹۹ کا تجزیہ:

محور بقرۃ:(اجمال)	آل عمران (تفصیل)	تجزیہ
(۱) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ---، وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى---، وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ، قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا، اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ، يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ، اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ، «قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا،مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا---،	بقرۃ کے محور کے امتدادات کو ملالیں اور اگر نہ بھی ملائیں تو آل عمران کی یہ آیات کی تفصیل میں سے متعلقہ تمام آیات اس آیت کا امتداد ہیں جیسے

(۲)اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ---	لَیْسَ الْبِرَّ---	بقرۃ میں نیکی کا ذکر ہے اور آل عمران میں اصل نیکی تک پہنچنے کا طریقہ بیان ہوا۔
(۳)عَنْ قِبْلَتِہِمُ الَّتِیْ---	اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ	بقرۃ میں قبلہ کا ذکر کیا کعبہ اور حج کا بیان
(۴)اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ	اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِہِمْ، اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا---	مناسبت واضح ہے۔

(۱) اس تفصیل پر معرفت قاری کو قائل کرتی ہے کہ شیخ کا مقدمہ بقرۃ کو آل عمران محور قرار دینا درست ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ کچھ تکلف بھی ہے جیسے محور کو وسیع کرنے کے لئے بقرۃ کی دیگر آیات کو امتدادات قرار دینا لیکن اسے شیخ کے نظریہ کا اصول قرار دیا جاسکتا ہے۔

(۲) آیات ۱۰۰ تا ۱۴۸ میں تقویٰ کے درجہ کمال تک پہنچنے کا ذکر ہے۔ اعتصام بالقرآن کا حکم ہے اس اعتصام میں مخل امور اور موانع کا بیان ہے، مقوی امور کا بیان ہے اور اہل ایمان و کفر کے تعلقات کا بیان ہے گویا یہ آیات "ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" کی تفصیل ہیں کیونکہ اس میں ہدایت اور فلاح کے تمام پہلو بیان کر دیئے گئے ہیں۔

(۳) آیات ۱۴۹ تا ۲۰۰ بقرۃ کے مقدمہ میں متقین، کافرین اور منافقین کا ذکر ہے اور ان آیات میں ان تینوں گروہوں کے اخلاق بیان ہوئے ہیں اور کفار و منافقین کے اخلاق اختیار کرنے سے منع کیا گیا اور ڈرایا گیا ان کی اتباع اور موافقت سے روکا گیا کفار اور اہل ایمان کے تعلقات کی حد بندی کی گئی۔

(۴) شیخ نے آل عمران کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا اور اس کا محور بقرۃ کی پہلی ۲۰ آیات کو قرار دیا اس پر سیر حاصل بحث کی گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شیخ نے جس نئے زوایئے سے قرآنی سورتوں کے مضامین کا مطالعہ کیا اور بقرۃ کی بعض آیات کو دیگر سورتوں کا محور قرار دیا ایسا کہنا درست ہے اور مضامین میں ایسی مناسبت طور مشابہت اور اجمال و تفصیل کا رشتہ موجود ہے۔

مقدمہ بقرۃ کی تفصیل نمبر ۲:

شیخ نے سورۃ یونس کو مقدمہ بقرۃ کی دوسری تفصیل قرار دیا اور وہ بھی مکمل بیس آیات کی نہیں بلکہ صرف "الٓمّٓ ---لِلْمُتَّقِیْنَ" کی۔

محور بقرۃ:(اجمال)	سورۃ یونس (تفصیل)	تجزیہ
(۱)الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ	الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ، اَوْحَیْنَآ اِلٰی رَجُلٍ، وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی-- وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْہِ، افْتَرٰىهُ، ھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ، اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْ دِیْنِیْ، فَمَنِ اھْتَدٰی، وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ	اس ربط کی روشنی میں یونس کو بقرۃ کی محولہ بالا آیات کی تفصیل قرار دینا درست ہے۔ کیونکہ یہ آیات شک کے دور کرنے، قرآن کے ہدایت ہونے کے متعلق ہیں۔

یہاں بھی شیخ نے بقرۃ کے محور میں توسیع کے لئے امتدادات کو داخل کیا اور حیران کن یہ ہے کہ بقرۃ کی اس آیت کی تفصیل آل عمران میں بھی گزری مگر وہاں قرآن کو نازل کرنے والے، قرآن کی اقسام، محکم و متشابہ اور ہدایت لینے کے آداب وغیرہ کا بیان تھا۔ جبکہ یہاں شک کی جہت کے اعتبار سے شکوک کا ازالہ ہو رہا ہے درجہ ذیل الفاظ پر غور کریں۔

"اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَآ" وحی کے انکار کرنے والوں کا رد۔ پہلی ۳۷ آیات میں یہی تردید ہے کیونکہ وحی کو مان لینا قرآن کو ماننے تک پہنچائے گا، یونس کی پہلی ۵۶ آیات "ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ" کی تفصیل ہے۔ اور ۵۷ تا ۱۰۳ "ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ" کی تفصیل ہیں جبکہ ۱۰۴ تا ۱۰۹ میں نفی شک کی تاکید اور قرآن سے ہدایت لینے کی تاکید ہے۔ ملاحظہ کریں "اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَکٍّ، وَاَنْ اَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا، فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ

لِنَفۡسِہٖ، وَاتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡكَ" اس مختصر تجزیے کی روشنی میں یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ یونس کا بقرۃ کے مقدمہ کی دوسری تفصیل قرار دینا درست ہے۔

مقدمہ بقرۃ کی تفصیل نمبر۳:

شیخ نے مئین کے دوسرے مجموعہ کی پہلی سورت الحجر کو مقدمہ بقرۃ کی تیسری تفصیل قرار دیا۔

محور بقرۃ: (اجمال)	سورۃ حجر (تفصیل)	تجزیہ
(۱) الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ	الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ وَقُرۡاٰنٍ مُّبِیۡنٍ	مناسبت واضح ہے۔
(۲) لِّلۡمُتَّقِیۡنَ	اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّعُیُوۡنٍ---	متقین کا حسن انجام بیان ہوا۔
(۳) اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا---	رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا---	کافروں کے دنیوی واُخری احوال کی تفصیل ہے۔
(۴) سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ---	وَلَوۡ فَتَحۡنَا عَلَیۡہِمۡ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوۡا فِیۡہِ یَعۡرُجُوۡنَ---	ڈرانے کا کافروں کو کوئی فائدہ نہیں حجر میں اس کی تفصیل ہے۔لَقَالُوۡۤا اِنَّمَا سُكِّرَتۡ اَبۡصَارُنَا---

یہ سورۃ الحجر بقرۃ کے مقدمہ اور بالخصوص کفار سے متعلق آیات کی تفصیل ہے جیسے کفار کو ڈرانا کیوں فائدہ نہیں دیتا، کفار کا ڈرانے کے متعلق کیا مؤقف ہے، ڈرانے والوں کو کیا کرنا چاہیے، ایسے اندھے اور سرکش کفار کی یہ کیفیت کیوں ہے؟

آیات ۱تا۱۵: کفار کے انذار کو قبول نہ کرنے کی حالت اور اس حالت کی علتیں کھانے پینے، لہو ولہب اور استہزاء میں انہماک۔

۱۷تا۲۵: وجود باری تعالیٰ کے دلائل سے کفار پر حجت۔

۲۶تا۴۸: گمراہی کی علتیں اور کفار کے عذاب اور متقین کے جنت کے حق دار ہونے کا بیان، قصہ آدم وابلیس، متقین کو جنت میں ملنے والا نعمتیں، رحمت اور عذاب کے نمونے۔

۴۹تا۸۴: قوم لوط کی ہلاکت کا قصہ بیان ہوا اور بتایا گیا کفار کی ہلاکت کی مثال کیا ہے۔

۸۵تا۹۹: انعام اور عذاب کی علت کے طور پر آسمان وزمین کی تخلیق کا بیان، پھر انزال قرآن کا بیان اور یہ کہ لوگوں کو بے کار نہیں چھوڑا جائے گا رسول ﷺ کو حکم کہ وہ اعلانیہ تبلیغ اور ڈرانے کا کام جاری رکھیں۔

شیخ کے بیان کے مطابق سورت میں وحدت بھی واضح ہے اور اس سورت کو مقدمہ قرآن میں کفار کے احوال کی جہت سے تیسری تفصیل قرار دینا بھی درست ہے۔

مقدمہ بقرۃ کی تفصیل نمبر۴:

شیخ کے نظریے کے مطابق سورۃ طٰہٰ جو مئین کے تیسرے مجموعے کی پہلی سورت ہے۔ یہ بھی مقدمہ بقرۃ "الٓمّٓ--- الۡمُفۡلِحُوۡنَ" کی چوتھی تفصیل ہے۔

محور سے ربط اور وحدت سورت:

سورت کی ابتداء قرآن سے ہے کہ وہ سعید وشقی بناتا ہے قرآن پر ایمان لانے اور اس سے نصیحت پکڑنے کی دعوت ہے مخالفتِ قرآن، شقاوت اور ہلاکت کا سبب ہے اس کے نمونے کے طور پر قصہ موسیٰ وفرعون اور فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کا بیان، جادوگروں کے قصہ میں جادوگروں کا اللہ اور آخرت پر ایمان لا کر نجات کا نمونہ بننا اور ان کے فلاح کا اعلان ہے۔ قصۂ بنی اسرائیل میں اہل ایمان کو سبق دیا جارہا ہے کہ اگر وہ بھی سرکشی کریں گے تو ان کا حال بھی بنی اسرائیل جیسا ہوگا اور اہل ایمان تائید خداوندی حاصل کرنے کے بعد یہ نہ

سمجھ لیں کہ اب ان کے لئے جائز ہے جو چاہیں کریں اس کے بعد ایمان سے منہ موڑنے والوں کو قیامت اور جہنم سے ڈرایا پھر اہل ایمان کو خوشخبری سنائی پھر ایمان میں اضافے اور قوت کے لئے قرآنِ کریم کے خصائص بیان کئے اور بتایا کہ قرآنِ کریم پر ایمان لانے کا تقاضا یہ ہے یہ تقویٰ تک رسائی ہو اور غفلت دور ہو پھر قصہ آدم وابلیس بیان کیا اور بتادیا سعادت مند قرآن کریم کے متبعین ہیں جیسے بقرۃ میں کہا "هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" اور آخر میں اہل ایمان کو ڈرایا ہے اس طرح پوری سورت "وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ" کے گرد گھوم رہی ہے۔ لہٰذا شیخ کا "طٰہٰ" کو مقدمہ بقرۃ کی چوتھی تفصیل قرار دینا درست ہے۔

سورت میں وحدت کی بنیادیں:

شیخ نے قرآن کریم کو اقسام میں پھر اقسام کو گروپوں میں پھر گروپوں کو سورتوں میں تقسیم کیا ان تینوں تقسیمات میں وحدت کی بنیادوں کا تجزیہ پیش کر دیا گیا۔ شیخ نے ہر سورت کو بھی درج ذیل اجزاء میں تقسیم کیا۔

۱: مقدمہ ۲: قسم ۳: مقطع ۴: مجموعہ ۵: فقرہ ٦: خاتمہ

بعض سورتوں میں شیخ نے یہ تمام تقسیمات کیں ہیں اور بعض میں ان میں سے کچھ چونکہ ان کے نظریہ کی تمام تر بنیاد درج ذیل امور ہے:

۱: معالم (لفظی مشابہت) ۲: معنوی مناسبت ۳: ربط و مناسبت پر آلوسی "سیوطی" اور سید قطب وغیرہ کے افادات۔ ۴: بقرۃ کا محور ۵: سورت کا موضوع و مقصد، غرض وہدف۔

سیاق کی روشنی میں پہلے سورت کی تجزی و تقطیع کرتے ہیں اور پھر انہی بنیادوں پر سورت میں وحدت کی عمارت کھڑی کرتے ہیں۔ اقسام زیادہ تر طوال میں ہیں زیادہ سورتوں میں مقطع اور مجموعہ کا استعمال ہے کہیں کہیں مقدمہ اور خاتمہ بھی استعمال ہوا ان تقسیمات کا انحصار سورتوں کے مضامین اور مقاصد پر ہے۔

ا۔ اقسام میں وحدت کی بنیادیں:

سورۃ آل عمران کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا، یہ تقسیم اور ان کے درمیان وحدت بھی معالم ومعانی کی بنیاد پر ہے۔ قسم (۱) ۱تا۳۲ آیات ہیں کیونکہ ان آیات کا اختتام "فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللهَ---" پر ہو رہا ہے۔ اگلی قسم (۲) میں "فَإِن تَوَلَّوْا" نہیں ملا تو شیخ نے "قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتَابِ---" کی مناسبت تلاش کی۔ قسم (۳) کی ابتدا اور انتہا "قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتَابِ---" ہے، قسم (۴) کا آغاز "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا" ہے اور قسم (۵) کا آغاز بھی "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا" ہے۔ تقسیم میں عموماً یہی لفظی معالم بنیاد ہیں اور اس بنیاد کو درست قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی بنیادیں شیخ نے ہر جگہ تلاش کیں۔

پھر وہ ان پانچوں اقسام میں معنوی وحدت بیان کرتے ہیں۔ پہلی قسم، دوسری قسم کے لئے مقدمہ ہے کیونکہ پہلی قسم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، قیومیت، عزت اور حکمت کے مظاہر یعنی انزال کتب، لوگوں پر حجت کو بیان کرتی ہے اور اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہ فرمائے گا۔ دوسری قسم میں عیسائیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق غلط نظریات کی تصحیح کی گئی اور یہ دونوں اقسام تیسری قسم کے لئے مقدمہ ہیں کیونکہ تیسری قسم میں اہل اسلام اور اہل کتاب کے درمیان مکالمہ ہے۔

آلوسی سے استفادہ:

یہاں شیخ نے آلوسی کی تفسیر سے تینوں اقسام کی مناسبت اخذ کی اور آلوسی کی عبارت نقل کی جو بیان مراد میں شیخ کی عبارت سے زیادہ فصیح اور مناسب ہے چوتھی قسم میں اہل بیان کو ثابت قدمی کا حکم دیا جا رہا ہے اور گمراہی سے بچنے کا حکم دیا جا رہا ہے کیونکہ یہاں

اعتصام بحبل اللہ، عدم تفرق، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، کافروں کو دوست نہ بنانے، سود سے بچنے، خدا اور رسول کی اطاعت کرنے اور غم و کمزوری سے دور رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور آخری قسم میں بتایا کہ خسارہ کیا ہے اور تم کامیاب کسی طرح ہو گے۔

آل عمران کی پانچوں اقسام میں معنوی ربط بیان کرنے میں شیخ کامیاب ہوئے اس میں سے کچھ مناسبتیں ان کی ذاتی بیان کردہ ہیں اور کچھ انہوں نے آلوسی وغیرہ سے اخذ کی ہیں۔ بہر حال آل عمران کی اقسام میں ان کی تقطیع اور ان کے درمیان مناسبت میں شیخ نے اپنے نظریہ وحدت کو ثابت کیا ہے اور اس تقطیع اور وحدت کی بنیاد معالم و معانی اور سابقہ اہل علم کی کاوشوں سے استفادہ پر ہے۔

مقاطع میں وحدت کی بنیادیں:

شیخ کبھی اقسام کو مقاطع میں تقسیم کرتے ہیں اور کبھی براہِ راست سورت کو مقاطع میں تقسیم کرتے ہیں۔ گویا انہوں نے مضامین قرآن کو عموم و خصوص کے اعتبار سے تقسیم در تقسیم کیا ہے۔ "قسم" کا اطلاق وسیع و عریض مضامین پر کیا پھر ان کے تحت کچھ مضامین جن میں کوئی جامع موجود ہو "مقطع" کے نام سے موسوم کیا پھر مقطع کے تحت مختلف انواع کے مگر مشترک مضامین کو "مجموعہ" کا نام دیا اور "مجموعہ" کے تحت آنے والے مختلف مضامین کو "فقرہ" کا نام دیا۔

آل عمران کی قسم اول میں دو بڑے مضمون بیان ہوئے صفاتِ الہیہ کی حکمتیں اور مظاہر اور اسلام یہ چونکہ قسم ثانی کے مضامین کے اعتبار سے بمنزلہ مقدمہ کے ہیں اس لئے اسے ایک قسم قرار دیا ہے پھر اس میں جامع کیا ہے اور کیا اس قسم اول میں صرف یہی بڑے دو موضوع ہیں۔ قسم اول میں ۳۲ آیات ہیں اور ان میں بے شمار موضوع ہیں۔ حروف مقطعات، صفات الہیہ، قرآن کا سابقہ کتب کا مصدق ہونا، کافروں کے لئے عذاب پھر صفاتِ الہیہ پھر قرآن کی تقسیم، اہل زیغ اور راسخون فی العلم، کفار کے احوال ان کی سزائیں یہ صرف پہلی دس آیات کے جلی مضامین ہیں اور یہ بتیس آیات ہیں خود شیخ نے ان بتیس آیات میں درج ذیل عناوین پر باقاعدہ بحث کی۔

۱۔ فصل فی الحروف التی بدئت بهابعض السور (حروف مقطعات)

۲۔ فصل فی المتشابه

۳۔ فصل فی الرسوخ فی العلم

۴۔ فصل فی التقية

۵۔ فصل فی اسباب النزول

اب اس قدر کثیر مضامین پر مشتمل آیات کو ایک قسم قرار دینا شیخ کا اجتہاد ہے ذاتی رائے ہے اور اصطلاح ہے۔ قسم کی تحدید میں شیخ کبھی خاتمہ کو کبھی ابتدائی آیات کو اور کبھی معانی کو بنیاد بناتے ہیں۔ مثلاً آل عمران کی دوسری قسم میں خاتمہ کو بنیاد بنایا کیونکہ قسم اول اور قسم ثانی دونوں کا خاتمہ ایک جیسا ہے۔ "فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللهَ" اب ان ۳۲ آیات میں غور کریں تو اور بھی مشترک معالم ہیں ملاحظہ ہوں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ آیت نمبر ۶

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ آیت نمبر ۱۸

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا آیت نمبر ۴

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا آیت نمبر ۱۰

لیکن ان معالم کی بنیاد پر شیخ نے تقطیع باوحدت بیان نہیں کی۔ مقاطع کی تحدید میں بھی عموماً معالم لفظی کو بنیاد بنایا گیا مثلاً اگر ایک قسم میں فاصلے سے کچھ الفاظ بار بار آرہے ہیں تو اس قسم کو ان الفاظ کی تعداد پر مقاطع میں تقسیم کر دیا گیا ملاحظہ ہو۔

آل عمران قسم (۴) ۱۰۰تا۱۴۸

مقطع (۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ۱۰۰تا۱۱۷

مقطع (۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۱۱۸تا۱۲۹

مقطع (۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۱۱۸تا۱۲۹

مقطع (۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۱۳۰تا۱۴۸

مقاطع میں وحدت کے لئے وہ پھر مقاطع کو فقرات میں تقسیم کرتے ہیں۔ جن سورتوں کے شروع میں اسماء باری تعالیٰ ہیں ان میں مقاطع کے درمیان وحدت ان اسماء کے مظاہر کی بنیاد پر ہیں شیخ کہتے ہیں: ”ھذا القرآن مجلی اسمائہٖ کلھا“ لہٰذا وہ سورت ان کے نزدیک ان اسماء کے جلوے ہیں۔

نمونہ: سورۃ جاثیہ:

اس کی پہلی آیات میں ”مِنَ اللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ“ ہے۔ لہٰذا پوری سورت میں عزت وحکمتِ الٰہی کے مظاہر ہیں۔ پہلی دو آیات جن میں اسماء کا ذکر ہے وہ ”مقدمہ“ ہیں اور باقی سورت کے دو مقاطع ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مکلف بنانا اور حساب لینا یہ عزیز ہونے کے مظاہر ہیں اور کائنات کو پیدا کرنا، قرآن کریم نازل کرنا یہ حکمت کے مظاہر ہیں۔ آیت نمبر ۳تا۲۰ مقطع اول ہے۔ اور ۲۱ تا آخر مقطع دوم ہے۔ اور ان مقاطع کی بنیاد مظاہر اسماء ہیں۔ بسااوقات مقاطع میں وحدت کی بنیاد ”بناء“ ہوتی ہے کہ مقطع اول مقطع ثانی کے لئے بنیاد ہوتا ہے، جاثیہ کے دو مقاطع میں بھی اسی طرح ہے۔ پہلے مقطع میں خصائص قرآن اور ان کے دلائل ہیں جبکہ دوسرے مقطع میں ایمان کے نتائج، کفر کے نتائج، کفار کے نظریات اور ان کی تردید ہے۔

ماحصل:

شیخ حوّیٰ نے پورے قرآن کریم کو ایک سو چوالیس اجزاء میں تقسیم کیا ہے۔ فاتحہ مقدمہ قرآن، بقرۃ محورِ قرآن، اقسام اربعہ سبع طوال، مئین، مثانی، مفصل، مجموعات (گروپس) چوبیس، ان میں ایک سو بارہ سورتیں، سورت کی قسم، مقطع، فقرہ اور مجموعہ میں تقسیم اور مشابہت کہیں وہ مقدمہ، فصل اور خاتمہ بھی سورتوں کی تقسیم میں لاتے ہیں ان اجزاء میں وحدت لفظی و معنوی مناسبت کی بنیاد پر ہے۔

فاتحہ: ۱ گروپس: ۲۴

بقرۃ: ۱۱ گروپس کی سورتیں: ۲۴

اقسام: ۴ گروپس کی سورتیں: ۱۱۲

اقسام کی تحدید اور ان میں وحدت کے لیے فواتح سور اور تعداد آیات کو بھی بنیاد بنایا ہے جو مضبوط بنیاد نہیں۔ مزید برآں ہر جزو میں کامل وحدت بیان نہیں سورت کے اجزاء میں وحدت، ان اجزاء کی بقرۃ کے محور سے وحدت بالاستیعاب بیان کی ہے مگر اقسام اربعہ اور ان کے چوبیس مجموعات میں وحدت کہیں بیان کرتے ہیں اور کہیں ترک کر دیتے ہیں بہر حال پورے قرآن کریم میں وحدت انہوں نے بیان کی ہے اگرچہ دلائل اور بنیادیں ہر جگہ تسلی بخش نہیں ہیں۔